احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ — منگل ۲۱ جمادی الاوّل ۱۴۱۳ھ، ۱۷ نبوت ۱۳۷۱ہش، ۱۷ نومبر ۱۹۹۲ء — نمبر ۲۶۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غریب اور بے سہارا بندوں کی ہمدردی

خدا کو پانے کے لئے کامل عجز اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور خدا کے عاجز بندوں سے تعلق بڑھانا ضروری ہے۔ خدا کے غریب اور بے سہارا اور کمزور بندوں کیلئے دل میں گہری ہمدردی کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ یہاں تک کہ آپ ان کے ساتھ ہو جائیں۔ ان میں سے اپنے آپ کو شمار کرنے لگیں۔ ان کے دُکھ بانٹنے لگیں۔ اپنے سکھ ان کے ساتھ بانٹنے لگیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جب تک کسی میں تین صفتیں نہ ہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے۔ اور وہ صفتیں یہ ہیں۔ دیانت۔ محنت۔ علم۔ جب تک کہ یہ تینوں صفتیں موجود نہ ہوں۔ تب تک انسان کسی کام کے لائق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو لیکن جس کام میں اس کو لگایا گیا ہے اس فن کے مطابق علم اور ہُنر نہیں رکھتا۔ تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کر سکے گا۔ اور اگر علم رکھتا ہے، محنت بھی کرتا ہے دیانتدار نہیں تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں۔ اور اگر علم و ہُنر بھی رکھتا ہے۔ اپنے کام میں خوب لائق ہے اور دیانتدار بھی ہے مگر محنت نہیں کرتا۔ تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہے گا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۶۹)

اعمال کے نتائج نیت کے ماتحت ہوتے ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"اعمال کے نتائج نیت کے ماتحت ہوتے ہیں اور بہت سی نیتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے نیک نتائج نکل آتے ہیں کیونکہ نیت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ میں نے مسمریزم کے متعلق کتابیں پڑھی ہیں اور خود عمل کر کے بھی دیکھا ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ اچھا بھلا آدمی یہ کہنے سے کہ سو گیا۔ کس طرح سو جاتا ہے۔ مگر سوتا اسی وقت ہے جبکہ عامل پختہ نیت کر لے کہ معمول سو گیا۔ اور یہ نیت کر کے جب اس پر توجہ ڈالتے ہیں تو وہ بھی وہی کچھ سوچنے لگ جاتا ہے جو عامل سوچتا ہے۔ پس بعض باتیں ایسی مضبوط ہیں کہ جس طرح چلنا چاہتی ہیں۔ اسی طرح کرا لیتی ہیں۔ اگر شادی کرنے والا یہ نیت کر لے کہ نیک بیوی کرتی ہے تو اگر بار بیوی بھی ہوگی تو نیک ہو جائے گی۔ یا بد خاوند ہوگا تو نیک ہو جائے گا اور اگر ان میں تغیر بھی نہ ہوگا تو شادی کرنے کے فعل سے ان کو ثواب ضرور ہوگا پھر جس طرح باطن کا اثر ظاہر پر ہوتا ہے اسی طرح باطن کی اصلاح کر لی جائے یعنی نیت نیک اور درست کر لی جائے تو ظاہر بھی درست ہو جاتا ہے۔

کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو باطل خیال پر ہوتے ہیں لیکن جب وہ اپنے خیال کی اصلاح کر لیتے ہیں تو ظاہر میں بھی نیک ہو جاتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سناتے۔ ایک شخص نے خیال کیا کہ ایسا طریق اختیار کروں گا کہ لوگ بڑا متقی اور پرہیزگار سمجھیں۔ اس نیت سے اس نے عبادت کرنی شروع کی۔ لیکن جب باہر نکلے تو لوگ یہی کہیں کہ بڑا مکار ہے۔ اسی طرح جب کچھ عرصہ رہا اور اسے کامیابی نہ ہوئی تو اس نے کہا کہ آؤ اپنا خیال ہی درست کر لوں اور خدا کے لئے عبادت کروں۔ ادھر اس نے یہ نیت کی۔ ادھر ایسے سامان ہو گئے کہ جن سے اس کی یہ نیت منتقل ہو جائے۔ اب اس میں سادگی اور نورانیت آ گئی ہوگی۔ جب وہ باہر نکلا تو بچے بھی کہنے لگے کہ بڑا بزرگ اور پرہیزگار ہے۔

اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل سناتے۔ ایک شخص کی اس طرح اصلاح ہوئی کہ اس کا ایک دوست تھا اس کو ساتھ لے کر وہ پیر بن گیا۔ جہاں جائے اس کا ساتھی اس کی کرامتیں سنانے لگے اور لوگ نذریں لائیں۔ ایک دن شام کو دن کی آمدنی دیکھ کر اپنے اس پاکھنڈ پر ہنس رہے تھے اس وقت اسے خیال آیا۔ خدا سے جھوٹا تعلق بنانے پر اس قدر فائدہ ہو رہا ہے۔ اگر سچا تعلق ہو تو کس قدر ہوگا۔ یہ خیال آتے ہی اس کی حالت بدل گئی اور اس کی اصلاح ہو گئی تو بعض دفعہ انسان بناوٹی طور پر نیک نیت بناتا ہے مگر اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۲۳ء)

تقریب نکاح و رخصتانہ

محترمہ لیڈی ڈاکٹر مہ جبیں صاحبہ میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال بنت مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۵، نومبر ۱۹۹۲ء بروز جمعرات بمقام احاطہ دفتر انصار اللہ پاکستان ربوہ میں منعقد ہوئی۔

رخصتانہ سے قبل محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے محترمہ لیڈی ڈاکٹر مہ جبیں صاحبہ کے نکاح کا اعلان بہمراہ محترم طارق جاوید صاحب ابن ایم ایس جاوید صاحب سب ڈویژنل انجینئر ٹی اینڈ ٹی بہاولپور بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر کیا۔

اس موقعہ پر خطبہ نکاح میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ مکرم غلام احمد صاحب نسیم عالم دین ہیں اور اس حیثیت سے آپ نے خدمات سرانجام دی ہیں اور آج کی دلہن ڈاکٹر ہیں۔ خدمت خلق کا بہترین ذریعہ ڈاکٹری ہے گویا کہ اس خاندان کو دونوں قسم کی اہم خدمت سرانجام دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی دیگر تمام مصروفیات کے ساتھ ساتھ غریب مریضوں کی طبی ضروریات پوری فرمایا کرتے تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدمت خلق کے کام کو مزید آگے بڑھانے کے سلسلہ میں فرمایا ہے کہ ہماری یہ نئی صدی خدمت خلق کی ہے اور دنیا کے دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی ساتھ ملا کر دنیا کی خدمت کے لئے ایک تنظیم قائم کریں گے۔

اعلان نکاح کے بعد رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی گئی۔ ظہر کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس موقعہ پر مکرم و محترم چوہدری محمد شریف صاحب نے دعا کرائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ ار نبوت ۱۳۷۱ ہش ۱۷- نومبر ۱۹۹۲ء

جمہوریت کا طرزِ عمل

جمہوریت معتبر ہوتی ہے انتخابات سے۔ بلکہ انتخابات ہی جمہوریت کی جان ہے۔ یہ جان نہ رہے تو جسد بیکار ہو جاتا ہے۔ بلکہ اسے لاشہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ جمہوریت معدوم ہی ہو جاتی ہے۔ ساری دنیا میں جمہوریت کا چرچا ہے اور اس سے لگاؤ کا یہ عالم ہے۔ کہ رُوس جہاں کچھ پہلے جب اسے سوویت یونین کہا جاتا تھا۔ ڈکٹیٹر شِپ ہونے کے باوجود دعویٰ جمہوریت ہی کا کیا جاتا تھا۔ جہاں ایک پارٹی رُول ہے اسے بھی کہتے جمہوریت ہی ہیں۔ بہر حال یہ جمہوریت کے نام کی پذیرائی کا عالم ہے۔

متمدن اور مہذب ممالک میں یا یوں کہہ لیجے کہ جہاں جمہوریت ایک لمبے عرصہ سے ملکی سیاست کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے ہے وہاں انتخابات پر زور تو بہت لگایا جاتا ہے۔ روپیہ بھی خرچ ہوتا ہے اور محنت بھی۔ لیکن جونہی پتہ چلتا ہے کہ دوسری پارٹی جیت گئی ہے بلا جھجک ایک دوسرے کو مبارک باد دی جاتی ہے ہارنے والی پارٹی کوشش کرتی ہے کہ جلد از جلد فون پر مبارک باد دے اور اس بات کی یقین دہانی کرائے کہ ملک کی خدمت میں ہم سب اکٹھے ہیں۔ اور اکٹھے رہ کر اس کی خدمت کریں گے۔

انگلستان میں ایک دفعہ انتخابات دیکھے۔ دن بھر ووٹ پڑتے رہے شام کو ایک بالکونی پر کھڑے جیتنے اور ہارنے والے امیدواروں نے ہاتھ ملایا اور ہارنے والے نے جیتنے والے کو مبارکباد دی۔ انہیں تو اس عمل کا لطف آیا ہی ہوگا۔ ہمیں بہت ہی لطف آیا۔ نہ رونا پیٹنا نہ دھاندلی کے الزامات۔ گذشتہ دنوں امریکہ میں انتخابات ہوئے تو ووٹنگ کی گنتی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی۔ البتہ یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ بُش ہار گئے ہیں۔ انہوں نے فوراً فون اٹھایا اور کلنٹن کو مبارکباد دی۔ اور اپنی معاونت کا انہیں یقین دلایا۔

ہم دنیا بھر میں انتخابات ہوتے دیکھتے ہیں اور جب بھی جمہوریت کو ڈگمگاتے دیکھتے ہیں ہمیں افسوس ہوتا ہے۔ ووٹنگ کا طریق، ووٹنگ کے وقت دھاندلی۔ اور ووٹ بنتے وقت بھی دھاندلی۔ اگر ان باتوں کا ذکر ہو تو دل کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اور دل سے دعا نکلتی ہے۔ کہ ایسے تمام ممالک میں۔ چاہے وہ کوئی ہی کیوں نہ ہو۔ ووٹ کے تقدس کو ملحوظ رکھا جائے اور جمہوریت کو انسانیت کی خدمت کا موقعہ دیا جائے۔

چاند پر تھوکتے اِک شخص کو دیکھا مَیں نے
وہ سمجھتا تھا کہ یُوں چاند کی ہو گی تذلیل
تھوک لَوٹ آیا اسی کے رُخِ روشن کی طرف
اور بیچارے کی ہونے لگی ہیئت تبدیل

ـــــــ ابوالاقبال

آسماں پر کوئی ستارہ نہیں
دور تک بھی کوئی اشارہ نہیں

میری تنہائی کہہ رہی ہے مجھے
دِل نشیں! اب کوئی تمہارا نہیں

درو دیوار ، دل سے کہتے ہیں
اب وہ جشنِ جنوں دوبارہ نہیں

دوست اپنے گھروں میں محوِ خرام
ہم مسافر ہیں گھر ہمارا نہیں

کیا ہوئے بادباں سفینوں کے
ہم کہاں ہیں کوئی کنارہ نہیں

سوگیا ساحلِ اُمید پہ کون!
حاصلِ درد کس کو پیارا نہیں!

یاد کی وادیوں میں خاموشی
خواب در خواب ہے اشارہ نہیں

سوچتے سوچتے سکوں مل جائے
دِل کا یہ حال بھی گوارہ نہیں

دیکھتے دیکھتے گزر جائے
زندگی ہے کوئی نظارا نہیں

دل کو بھی آرزو ہے جینے کی
اتنا بے درد بھی بچارہ نہیں

رہنا تُجھ بِن ہُوا ہے مُشکل بھی
تیرا رہنا بھی یوں گوارہ نہیں

جی رہے ہیں ترے بغیر بھی ہم
دِل سے یہ بوجھ بھی اتارا نہیں

موت کی آرزو نہیں کرتے
اور بجز اس کے کوئی چارہ نہیں

غالب احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی - لجنہ اماء اللہ ۵ - فروری ۱۹۲۳ء

علمی مسائل

اشارتی زبان ایسی اشارتی زبان میں وہ اشارات وغیرہ کی زبان بھی داخل ہے جو مثلاً گونگوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے وہ اپنے تمام خیالات اشارات سے ہی ظاہر کرتے ہیں یا لڑائیوں میں جھنڈیوں اور شیشوں سے کام لیتے ہیں گونگا اپنی بھوک پیاس کو ظاہر کرتا ہے۔ یا سر پر ہاتھ رکھ کر اور آنکھیں بند کر کے بتاتا ہے کہ سونا ہے۔ یہ اشارات ہم دیکھتے ہیں۔ اشارات کی زبان سے بڑے بڑے کام لئے جاتے ہیں۔ تار کی ساری زبان اشارات پر ہی موقوف ہے۔ لاہور سے بٹالہ کس طرح لفظ پہنچے گا؟ مگر تار کے ذریعہ بٹالہ تو کیا لندن اور دنیا کے تمام حصول میں خبر پہنچائی جاتی ہے۔ اسی طرح جیسے میں نے کہا فوجوں میں کام لیا جاتا ہے۔ شیشہ سے اشارہ کرتے ہیں یا جھنڈی سے بتلاتے ہیں اور دوست کو روشنی سے اشارہ کرتے ہیں کہ دشمن کمزور ہے یا زبردست ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی ضرورت ہے یا گولہ بارود کی حاجت ہے۔ غرض بہت بڑے بڑے کام اس اشاراتی زبان سے لئے گئے ہیں۔ اگر صرف الفاظ یا تحریر تک ہی زبان محدود ہوتی تو کام رک جاتے۔

غرض علم زبان سب سے مقدم ہے اور یہ تینوں علوم جدا جدا ہیں مگر تقسیم علوم میں پہلا علم علم زبان ہے۔ اور یہ تینوں اس کی مختلف شاخیں ہیں۔ اور اپنے اندر وہ بھی ایک وسیع علم رکھتی ہیں۔ زبان کے علم کے نیچے بعض اور مستقل علوم ہیں ان کا تعلق گو زبان ہی سے ہے مگر علمی تقسیم میں ان کو الگ قرار دیا ہے۔ اس لئے میں بھی اسے دوسرا علم کہتا ہوں۔

علم بلاغت (۲) دوسرا علم علم بلاغت ہے۔ یہ زبان سے تعلق رکھتا ہے۔ بلاغت میں محض اظہار خیالات ہی مقصد نہیں ہوتا بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر ہوتا ہے۔ جیسے بچہ روٹی کو توتی کہتا ہے یا ایک غیر زبان کا آدمی یا انگریز کہتا ہے۔ کھانا مانگتا ہے۔ مطلب تو اس سے سمجھ میں آجاتا ہے مگر زبان صحیح نہیں ہوتی۔ زبان کا علم تو صرف اس قدر ظاہر کرتا ہے کہ خیالات ظاہر کر دیئے مگر بلاغت کا علم اس سے بڑھ کر تین باتوں پر بحث کرے گا۔

باتیں کتنے اقسام کی ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک بات سچی ہوتی ہے یا جھوٹی ہے۔ یا کلام کو کس طرح دوسرے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اسی طرح فقروں کی ترتیب پر بحث کرے گا کہ کس طرح ہر ایک بات زیادہ عمدگی سے بیان کی جاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کو کہیں کہ بڑا بہادر ہے۔ لیکن شیر چونکہ بڑا بہادر ہوتا ہے اس لئے جب کہا جائے کہ فلاں شخص شیر ہے تو بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس طرح پر گویا اس میں استعارات اور مجاز سے بھی بحث ہوتی ہے۔

ایک شخص کی نسبت کہا جائے کہ غصہ ہو گیا تو اتنا اثر نہیں ہوتا۔ لیکن جب کہیں کہ آگ بگولا ہو گیا تو اس کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس طرح پر گویا غیر لفظ بول کر اور مفہوم بن جاتا ہے۔ اس علم بلاغت میں ایک بحث یہ ہوتی ہے کہ کلام خوبصورت کس طرح بنایا جاتا ہے۔ اس علم کی بدولت انسان اچھی طرح بولنے یا لکھنے لگتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ فلاں شخص بڑی اعلیٰ درجہ کی تقریر کرتا ہے یا بہت عمدہ لکھتا ہے تو یہ خوبی اسی علم کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے۔ غرض علم بلاغت میں یہ باتیں ہوتی ہیں۔

علم لغت (۳) تیسرا علم۔ علم لغت ہے۔ یعنی لفظوں کے معنی یہ خود بہت بڑا علم ہے اور بہت وسیع ہے۔ زبان تو ہر شخص بول لیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ تکلیف ہے تو ہر شخص اس تکلیف کے اندازہ کو نہیں جانتا لیکن لغت بتائے گی کہ کس کس جگہ یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اسی محل کے لحاظ سے جب تکلیف کا لفظ بولا جائے گا تو سننے والا فوراً اس کے اندازہ کا ایک علم حاصل کر لے گا۔ یہی علم ہے جو سب الفاظ کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ خود ایک مستقل علم ہے۔ اگرچہ علم زبان سے ہی وابستہ ہے مگر اب مستقل علم کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

خط و کتابت (۴) چوتھا علم۔ انشاء یا خط و کتابت ہے اس میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح عمدگی سے اپنے خیالات کو تحریراً ظاہر کیا جائے۔

خط و کتابت اور کتاب لکھنے میں فرق ہے۔ کتاب لکھنے والا یہ سمجھتا ہے اور ہوتا بھی یہی ہے کہ وہ سب کے لئے لکھ رہا ہے۔ اور خط ایسا ہوتا ہے کہ لکھنے والا ایک شخص کو لکھتا ہے اور جو اس کو پڑھتا ہے وہ جانتا ہے کہ مجھے لکھا ہے اور گویا وہ سامنے بیٹھ کر باتیں کر رہا ہے اسطرح پر یہ علم ایک مستقل اور بڑا علم ہے۔ اور اس علم نے اس زمانہ میں بڑی ترقی کی ہے۔ بڑے بڑے کالج اسی غرض کے لئے کھولے گئے ہیں۔ جہاں علم انشاء یا خط و کتابت کا علم سکھایا جاتا ہے۔ پھر اس خط و کتابت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ تاجروں کی خط و کتابت کس قسم کی ہو۔ افسروں اور ماتحتوں کی خط و کتابت کے کیا مراتب ہونے چاہئیں۔ اس غرض کے لئے مدرسہ اور کالج کھولے گئے ہیں۔ ان میں بتایا جاتا ہے کہ کس طرح خط کو زیادہ مؤثر بنایا جاتا ہے اور اس میں حفظ مراتب کے آداب اور امتیاز کو بھی سکھایا جاتا ہے۔

اخبار نویسی (۵) پانچواں علم۔ اخبار نویسی کا علم ہے۔ انگریزی میں اس کو جرنلزم اور عربی میں صحافت کہتے ہیں۔ یہ علم بھی بڑا وسیع علم ہے ہمارے ملک میں تو نہیں مگر یورپ اور امریکہ میں اس کے بڑے بڑے مدرسے ہیں۔ جن میں اخبار نویسی کا فن سکھایا جاتا ہے۔ اس فن کی بہت سی شاخیں ہیں۔ کس طرح اخبار کا لیڈر لکھا جائے۔ خبروں کو کس طرح چنا جائے اور کس طرح پر ان کی ترتیب ہو۔ عنوان کیسے قائم کئے جائیں کہ اخبار پڑھنے والے پر اس کا فوری اثر ہو۔ اور وہ اس کے مضمون کو عنوان ہی سے سمجھ لے۔ کس طرح پر ایک مضمون یا واقعہ کو لکھا جائے کہ وہ اپنے مفید مطلب ہو سکے۔ مثلاً زید اور بکر لڑتے ہیں۔ زید کا دوست ایسے طور پر بیان کرتا ہے کہ زید مظلوم تھا۔ اور بکر کے دوست ایسے طور پر کہ بکر مظلوم سمجھا جائے۔

غرض یہ بڑا علم ہے اور اس کی مختلف شاخیں ہوتی ہیں جن میں سے بڑی یہ ہیں کہ کس طرح پر اخبار مفید اور دلچسپ ہو سکے اور پبلک کی رائے کا وہ آئینہ ہو جائے اور وہ اپنا اثر ڈال سکے۔ پھر اخبارات کی حد بندی ہوتی ہے۔ مثلاً بعض مذہبی اخبار ہوتے ہیں بعض تجارتی۔ بعض کسی خاص جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور سیاسی اغراض میں بھی ان کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔

علم الہجو واللطائف (۶) چھٹا علم جو اسی زبان کے نیچے آتا ہے علم الہجو واللطائف ہے۔ اس علم میں اس بات سے بحث کی جاتی ہے کہ کس طریق پر ہجو کمال کو پہنچ جائے اور اس میں زبان اور تحریر کی خوبی بھی اعلیٰ درجہ کی رہے اسی طرح ایسا لطیفہ ہو کہ سب بے اختیار ہنس پڑیں۔ اس فن میں جو لوگ کمال حاصل کرتے ہیں بعض وقت وہ ایسی ہجو کرتے ہیں کہ فوراً اثر ہوتا ہے۔

اسی طرح لطائف کا علم ہوتا ہے ایک شخص بیان کرتا ہے سننے والے بے اختیار ہو جاتے ہیں۔ وہ ہنسی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ غرض یہ ایک مستقل علم ہے۔ واعظ خاص طور پر اس سے کام لیتے ہیں۔

قصہ نویسی (۷) ساتواں علم۔ قصہ نویسی کا علم ہے۔ اس کی دو شاخیں ہوتی ہیں۔ ایک مختصر قصہ یا کہانی لکھنی۔ دوسرا لمبا ناول لکھنا۔ پھر ان میں جدا جدا بحث ہے۔ قصوں اور ناولوں کے مختلف اقسام ہیں۔ قصہ نویسی کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ سے پڑھنے والوں پر ایک خاص قسم کا اثر ڈالا جائے۔ بعض ناول ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں صرف ایسے واقعات کا ذکر ہوتا ہے جو محبت سے تعلق رکھتے ہیں یا سراغ رسانی کے متعلق ہوتے ہیں۔ پھر بعض ایسے ہوتے ہیں جن کا انجام غم پر ہوتا ہے۔ اور بعض کا خوشی پر۔ پھر جو باتیں چھوٹے قصوں میں ضرور ہوتی ہیں بڑوں میں وہ نہیں ہوتیں بعض بڑا ناول لکھتے ہیں اور بعض کہانی اور فسانہ لکھتے ہیں۔

علم تقریر (۸) آٹھواں علم بھی علم زبان کے متعلق ہے۔ اور یہ بھی ایک مستقل علم ہے۔ اس کو علم خطابت کہتے ہیں یعنی تقریر کرنے کا علم۔ لیکچر دینے کا فن۔ اس علم میں اس بات سے بحث ہو گی کہ مقرر یعنی تقریر کرنے والا ایسی تقریر کر سکے کہ سننے والوں کی توجہ لیکچرار ہی کی طرف ہو اور اس کے کلام اور بیان میں ایسا جادو اور قوت ہو کہ اگر سننے والے اس کے خلاف بھی ہوں تو بھی مؤید ہو سکیں۔ اس علم میں یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح پر مقرر کو اپنے مضمون کی تقسیم اور ترتیب کرنی چاہیئے اور کس طرح پر اپنے کلام میں قوت اور اثر پیدا کرنا ہو گا۔

مضمون نویسی (۹) نواں علم مضمون نویسی کہنا چاہیئے جس کو انگریزی میں ایسے رائٹنگ اور ہماری زبان میں جواب مضمون کہتے ہیں۔ یہ مضمون نویسی،

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

کلنٹن اور پاکستان

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ امریکہ کی نئی حکومت کے ساتھ غالباً پاکستان کو آغاز میں کچھ مشکلات پیش آئیں گی۔ اسلام آباد اور واشنگٹن کی سوچ میں جو فرق ہے اب ڈیموکریٹک پارٹی کے آگے آ جانے سے زیادہ اجاگر ہو جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ بل کلنٹن کو دو باتوں کا خاص طور پر خیال ہے۔ ایک تو یہ کہ انسانی حقوق کی مکمل طور پر پاسداری ہونی چاہیئے۔ اور دوسرے جوہری توانائی کو ہر قیمت پر آگے بڑھنے سے روکنا چاہیئے۔ اور یہ دو باتیں ایسی ہیں جن کے سلسلے میں امریکہ پوری طرح مطمئن نہیں کہ پاکستان میں اور اس میں ہم آہنگی ہے۔ تجزیہ نگار یہ بھی کہتے ہیں کہ بل کلنٹن کے ساتھی عام طور پر نوجوان ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ اس لحاظ سے بھی ان کی سوچ خاصی مختلف ہو۔

اس وقت پاکستان کے امور خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اکرم ذکی امریکہ میں ہیں اور وہ بھی اس بات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ امریکہ کیا رخ اختیار کرے گا۔ لیکن فی الحال وہ زیادہ سرکاری افسران سے ملنے سے اسلئے گریز کر رہے ہیں کہ مکمل طور پر امریکہ کی نئی پالیسیاں ابھی تک سامنے نہیں آئیں۔ جو کچھ امریکہ کے متعلق کہا جا رہا ہے وہ مسٹر کلنٹن کے دوستوں کے خیالات سے اخذ کیا جاتا ہے۔ اور ضروری نہیں کہ بل کلنٹن اپنے ان دوستوں کیساتھ اب جب کہ وہ صدر بن گئے ہیں پوری ہم آہنگی جاری رکھ سکیں۔ مسٹر کلنٹن پاکستان کا دورہ کر چکے ہیں اور ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے تین روز تانگہ کرایہ پر لے کر لاہور کی سیر کی تھی۔ ایسے واقعات تعلقات کے لئے مفید بھی ثابت ہو سکتے ہیں اور بعض اوقات مضر بھی۔

کلنٹن اور یہودی

انتخابات کے دوران تو بل کلنٹن نے بہت سی باتیں ایسی بھی کہی تھیں جنہیں اسرائیل نوازی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اس وقت اصل مقصد یہودیوں سے ووٹ حاصل کرنا تھا۔ اب جبکہ وہ صدر بن گئے ہیں ان کے سامنے مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن ایک اہم مسئلہ کے طور پر آیا ہے۔ اب اگر وہ اسرائیل نوازی جاری رکھیں گے تو یقیناً قیامِ امن کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو گی۔ اسلئے انہوں نے اپنے انتخاب کے بعد اپنی پہلی تقریر میں جو ارکنساس میں کی گئی اس بات کو واضح طور پر پیش کیا ہے کہ ان کی خارجہ پالیسی میں مشرق وسطیٰ میں قیام کو ترجیحی پوزیشن حاصل ہو گی۔ اگرچہ اس سے یہودی برہم تو ہوں گے لیکن اب ان کی برہمی بل کلنٹن کے لئے نقصان دہ ثابت نہیں ہو سکتی۔ اب انہیں سب سے اہم مسئلہ جسکی طرف انہوں نے خود اشارہ کیا ہے یہ درپیش ہے کہ دنیا بھر میں قیامِ امن ہونا چاہیئے۔ اور اس وقت سب سے زیادہ قیامِ امن کی ضرورت مشرقِ وسطیٰ میں ہے۔ ویسے بھی مشرق وسطیٰ کی جو اس وقت پوزیشن ہے وہ غالباً پہلے کبھی نہیں تھی۔ عراق کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی کسی نہ کسی رنگ میں اس مسئلے پر اثر انداز ضرور ہوتا ہے۔ آخر عراق اس علاقے کا ایک اہم حصہ ہے۔ اور اسرائیل اور عرب تعلقات میں اس کے لئے بھی فوائد یا خطرات مضمر ہیں۔

چیف جسٹس ظلہ ایران میں

ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ ہم پاکستان سے اپنے تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے کے خواہشمند ہیں۔ آپ پاکستان کے چیف جسٹس محمد افضل ظلہ اور ان کے وفد کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان سے قانون دانوں کا ایک اعلیٰ سطح کا وفد دونوں ملکوں کے تعلقات کو بہتر بنانے کا باعث ہوگا۔ چنانچہ ہم چاہیں گے کہ ہمارے دونوں ملک ایک دوسرے کے قریب سے قریب تر آتے چلے جائیں۔ اس موقعہ پر چیف جسٹس جسٹس محمد افضل ظلہ نے کہا کہ ایرانی صدر نے پاکستان کا جو دورہ کیا تھا۔ وہ بہت مفید ثابت ہوا اور اس سے دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات مزید مضبوط ہو گئے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر علاقائی طور پر اس دورے کا بہت اچھا اثر رہا۔ آپ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ تمام مسلم ممالک کے تعلقات مزید بہتر ہونے چاہیئں اور کہا کہ پاکستان اور ایران کے تعلقات آپس میں تعاون کے ناطے سب سے بہتر ہیں اور مثالی ہیں۔

جسٹس افضل ظلہ اس دورے کے دوران ایران کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ولایتی سے بھی ملے اور بعد میں اس رائے کا اظہار کیا کہ ان سے ملاقات بھی بہت مفید رہی۔ آپ نے کہا کہ دونوں ممالک کے مذہبی رشتے قریبی تعلقات کی بنیاد مہیا کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر ڈاکٹر ولایتی نے کہا کہ ایران اور پاکستان کا آپس میں تعاون خاص طور پر اقتصادی کمیونٹی کی تنظیم کے ماتحت جس کا زیادہ تر تعلق وسطی ایشیا کی ریاستوں سے ہے بھی دونوں ممالک کے لئے خاصا مفید ثابت ہو رہا ہے۔

گل مسیح کو موت کی سزا

ایک اخباری خبر کے مطابق ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا مسٹر الطاف حسین بلوچ نے گل مسیح کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی کے ماتحت موت کی سزا دی ہے گل مسیح پر یہ الزام تھا کہ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ۱۰ ستمبر ۹۱ء کو گستاخانہ الفاظ کہے تھے۔ پراسیکیوشن کے مطابق بی۔اے کے ایک طالب علم سجاد حسین نے مقامی سٹلائٹ ٹاؤن پولیس کو اطلاع دی کہ گل مسیح نے ایک پانی کے جھگڑے پر اور بغیر کسی اشتعال انگیزی کے ایسے گستاخانہ الفاظ کہے جنمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی کا ذکر تھا۔ پولیس نے ملزم کا سیکشن ۲۹۵سی کے تحت چالان کیا۔

گل مسیح پاکستان میں پہلا شخص ہے جسے ۲۹۵سی کے تحت موت کی سزا دی گئی ہے اس سے پہلے گستاخ رسول کی سزا کے متعلق فیصلہ ہوا تھا کہ وہ صرف اور صرف موت کی سزا ہوگی۔ یعنی اس سے پہلے جو عمر قید کی سزا بھی ایک متبادل کے طور پر رکھی گئی تھی اسے ہٹا دیا گیا تھا۔

سعودی عرب / یاسر عرفات

خلیج کی جنگ کے دوران سعودی عرب امریکہ کا حمایتی تھا اور اس نے اتحادیوں کے ساتھ مل کر عراق پر حملے میں حصہ لیا تھا۔ لیکن اس کے بالمقابل یاسر عرفات نے صدر صدام کے حق میں بیانات دئے تھے چنانچہ اس وقت سے لے کر اب تک سعودی عرب اور یاسر عرفات کے تعلقات میں کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اب گذشتہ دنوں یاسر عرفات نے سعودی عرب جانے کا ارادہ کیا۔ تا کہ ان تعلقات کو ضروری وضاحتوں کے ساتھ بہتر بنایا جا سکے۔ لیکن سعودی عرب نے عرفات کو اپنے ہاں آنے کی اجازت نہیں دی۔ سعودی عرب میں تنظیم آزادی فلسطین کے نمائندے نے بتایا ہے کہ انہوں نے کراؤن پرنس عبداللہ سے ایک گفتگو میں یہ بات کی تھی۔ (کراؤن پرنس کی یہ ملاقات پہلی تھی یعنی خلیج کے بحران کے بعد پی۔ایل۔او کے نمائندے کی کراؤن پرنس کے ساتھ یہ پہلی ملاقات تھی) وہ کہتے ہیں کہ میں نے کراؤن پرنس کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ تنظیم آزادی فلسطین کے ایک نمائندے کو ملاقات کا موقعہ دیں تا کہ وہ یاسر عرفات کے دورے کا انتظام کر سکیں۔ سعودی کراؤن پرنس نے جواب دیا اگرچہ ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں لیکن ایسے اقدام کے لئے ابھی کچھ اور وقت گذرنا چاہیئے ابو قرش نے ایک اور میٹنگ کے دوران وزیر خارجہ پرنس سعود الفیصل سے بھی جولائی میں یہ بات کہی تھی اور یہ وہ وقت تھا جب سعودی عرب اور پی ایل او نے کسی قدر قریب آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ابو قرش نے کہا کہ کراؤن پرنس کے ساتھ ان کی ملاقات پی ایل او کی ان کوششوں کی ایک کڑی ہے جو سعودی عرب کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کے لئے کی جا رہی ہیں۔

یاد رہے کہ خلیج کی جنگ سے قبل سعودی عرب پی ایل او کو خاصی بڑی رقوم امداد کے طور پر دیتا تھا۔ رقم کا یوں بھی تعین کیا جاتا ہے کہ ہر مہینے ساٹھ لاکھ امریکی ڈالر پی ایل۔او کو ملتے تھے۔ یہ اتنی خاصی بڑی رقم ہے۔ کہ اس کی عدم موجودگی میں پی۔ایل۔او۔ کی کارکردگی متاثر ہونی ناگزیر ہے آخر پی ایل او کی اپنی ذاتی آمدنی تو کوئی ہے نہیں۔ وہ اسلامی ممالک اور اپنے دوستوں سے رقوم لے کر اپنا کام چلاتے ہیں۔ اور اگر ان دوستوں میں سے کوئی دوست ناراض ہو جائے اور رقم دینی بند کر دے تو پی۔ایل۔او کا بجٹ خسارے میں بھی جا سکتا ہے اب چونکہ خلیج کی جنگ کو ڈیڑھ سال

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد

اریڈیم ـــــ عالمگیر مواصلاتی نظام

فی زمانہ انسان نے بڑی ترقی کی ہے بالخصوص سائنسی میدان میں غیر معمولی پیش رفت ہوئی ہے۔ اور نئی نئی ایجادات سے بنی نوع استفادہ کر رہی ہے۔ ٹیلیفون، ٹیلیکس، فیکس، ریڈیو ٹیلیویژن سے رابطہ عام ہو چکا ہے پہلے فون صرف مقررہ جگہ پر ہی کیا جا سکتا تھا لیکن اب موبائل سیلولر سسٹم سے کاروں، پارکوں، تفریح گاہوں چلتے پھرتے فون کئے اور کال وصول کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن اس کا دائرہ ہنوز محدود ہے۔ ہر جگہ نہیں کر سکتے اور جگہ جگہ کی ایک معین حد ہے اور ہر ایک کے لئے ایک الگ کوڈ نمبر ہے۔ انسان خواہشمند ہے کہ جب چاہے اور جہاں چاہے اپنے عزیزوں رشتہ داروں سے بات کر سکے۔ فلاحی ادارے اور حکومتی ادارے اور دنیا کے مختلف علاقوں میں جانے والے مسافر بھی یہی چاہتے ہیں۔ ان کی اس خواہش کی تکمیل کے سامان شروع ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں موٹرولا ادارہ (MOTOROLA) سبقت لے گیا ہے ۱۹۹۱ء کے شروع میں اس نے ایک ایسے مواصلاتی سیاروں کی مدد سے عالمگیر مواصلاتی نظام کے لئے کام شروع کیا جس سے دنیا کے دور دراز علاقوں میں بسنے والے لوگوں کا باہم رابطہ بذریعہ ٹیلیفون ممکن ہو سکے گا۔ یہ ایسا طاقتور نظام ہوگا کہ اس کی مدد سے کوئی بھی شخص دوسرے شخص سے محض نمبروں کا ایک سیٹ ڈائل کر کے بات کر سکے گا خواہ اسے یہ بھی علم نہ ہو کہ مطلوبہ شخص اس وقت کہاں موجود ہے۔ اندازہ لگایا گیا تھا کہ اس منصوبہ کی تکمیل پر پانچ سال لگ جائیں گے گویا ۱۹۹۶ء میں یہ سسٹم باقاعدہ جاری ہو سکے گا۔ اس سلسلہ میں اب تک کافی پیشرفت ہو چکی ہے اور جس طرح روز بروز ہم تحقیقاتی نتائج سے فائدہ اٹھا رہے ہیں توقع کی جا سکتی ہے کہ یہ سسٹم ۱۹۹۶ء سے بھی پہلے بنی نوع انسان کو مہیا ہو سکے گا۔

مجوزہ سسٹم سیاروں کے ایک ایسے جھرمٹ (CONSTELLATION OF SATELLITES) سے کام لے گا جو ۷۷، ہلکے وزن والے سٹلائٹس پر مشتمل ہوگا اور جو کہ زمین سے قریب ترین مدار میں گردش کر رہے ہوں گے اس سسٹم کا نام "اریڈیم" (IRIDIUM) رکھا گیا ہے جو کہ دھاتی عنصر اریڈیم کے نام پر ہے جس کا اٹامک نمبر ستتر ۷۷، ہے۔ اور اس کے ایٹم کے مرکزہ (NUCLEUS) کے گرد ۷۷، الیکٹران گردش کرتے ہیں۔ اریڈیم سٹلائٹس ایسے قطبی مداروں میں چلتے رہیں گے جو زمین سے ۴۱۳، ناٹیکل میل کی بلندی پر ہوں گے۔ اور یہ اتنی کم بلندی ہے کہ ان کے ذریعہ سے چھوٹے انٹینوں والے فونز کو سگنل بھجوائے جا سکیں گے۔ چونکہ ان مصنوعی سیاروں کی تعداد خاصی ہے۔ لہذا اس بات کا امکان ہر وقت موجود ہے کہ ان میں سے کم از کم ایک سیارہ ہر وقت نظر کے سامنے رہے گا اور مطلوبہ ضرورت پوری کرے گا۔

"اریڈیم" عام سیلولر سسٹم (موبائل) کی طرح نہیں ہے بلکہ اس سے بالکل مختلف ہے اس کا ہر سیارہ زمین کی طرف (سیل CELL) کا ایک سیٹ پھینکتا ہے اور زمین پر موجود صارف ساکن معلوم دیتا ہے جب کہ یہ (سیل CELL) تیزی کے ساتھ فضا میں حرکت کرتے رہتے ہیں۔ اس سسٹم کو سمجھنے کے لئے دی گئی شکل کو دیکھئے کال کرنے والا ایک ہینڈ سیٹ (۱) سے اپنا فون نمبر اور سیریل نمبر ایک "چست" (SMART) سیارے (۲) کو ٹرانسمٹ کرے گا۔ سیارہ (۲) یہ کال ایک دوسرے سیارے (۳) کو RELAY کر دے گا جو کہ کال کرنے والے کے "سروس سنٹر" (۴) کے عین اوپر گردش کر رہا ہوگا۔ بل سے متعلقہ معلومات کی پڑتال کرنے کے بعد "سنٹر" اس کال کو آگے جانے کی اجازت دے دے گا۔ اور یہ ریلے سٹلائٹ کے ذریعہ ابتدائی سٹلائٹ کو جوابی لاسلکی شعاع پھینکے گا جو کہ اس کال کو مطلوبہ مخاطب شخص کے اوپر گردش کرنے والے ریموٹ سیارے (۵) کو ارسال کر دے گا یہ پھر یا تو کال وصول کرنے والے شخص کے ہینڈ سیٹ (۶) کو اس سگنل کی لاسلکی شعاع پھینک دے گا یا ایک "ارضی سنٹر" (۷) کو بھیج دے گا جو مقامی فون کے نظام سے کال متعلقہ شخص کو پہنچا دے گا۔

ادارہ موٹرولا (MOTOROLA) سٹلائٹ، ہینڈ سیٹ اور دیگر متعلقہ آلات تیار کرے گا اور اس سارے سسٹم کی ۲۰٪ لاگت اپنے ذرائع سے خرچ کرے گا۔ اس سسٹم پر اندازہ خرچ ۲ ۱/۳ بلین امریکن ڈالر ہے۔ ہینڈ سیٹ کی قیمت اندازاً ۳ ۱/۲، ہزار ڈالر اور کال کا خرچ اندازاً فی منٹ ایک سے تین ڈالر ہوگا۔ توقع ہے کہ اس کی استفادیت کے پیش نظر اس کے اجراء کے جلد بعد ہی بڑے بڑے ممالک میں اس کا استعمال عام ہو جائے گا کیونکہ عالمگیر تجارتی اداروں، حکومتی محکمہ جات، ناگہانی آفات پر آفت زدہ لوگوں کی بہبود کے لئے کام کرنے والے اداروں اور عالمگیر مسافروں کو اس سے بے حد سہولت ہو جائے گی۔ خدا کرے کہ یہ نظام اور منصوبہ جلد مکمل ہو اور اس پر اٹھنے والا رواں خرچ بھی نسبتاً کم ہو تا کہ زیادہ سے زیادہ افراد اور ادارے اس سے فائدہ حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود بہتر ہو سکے۔

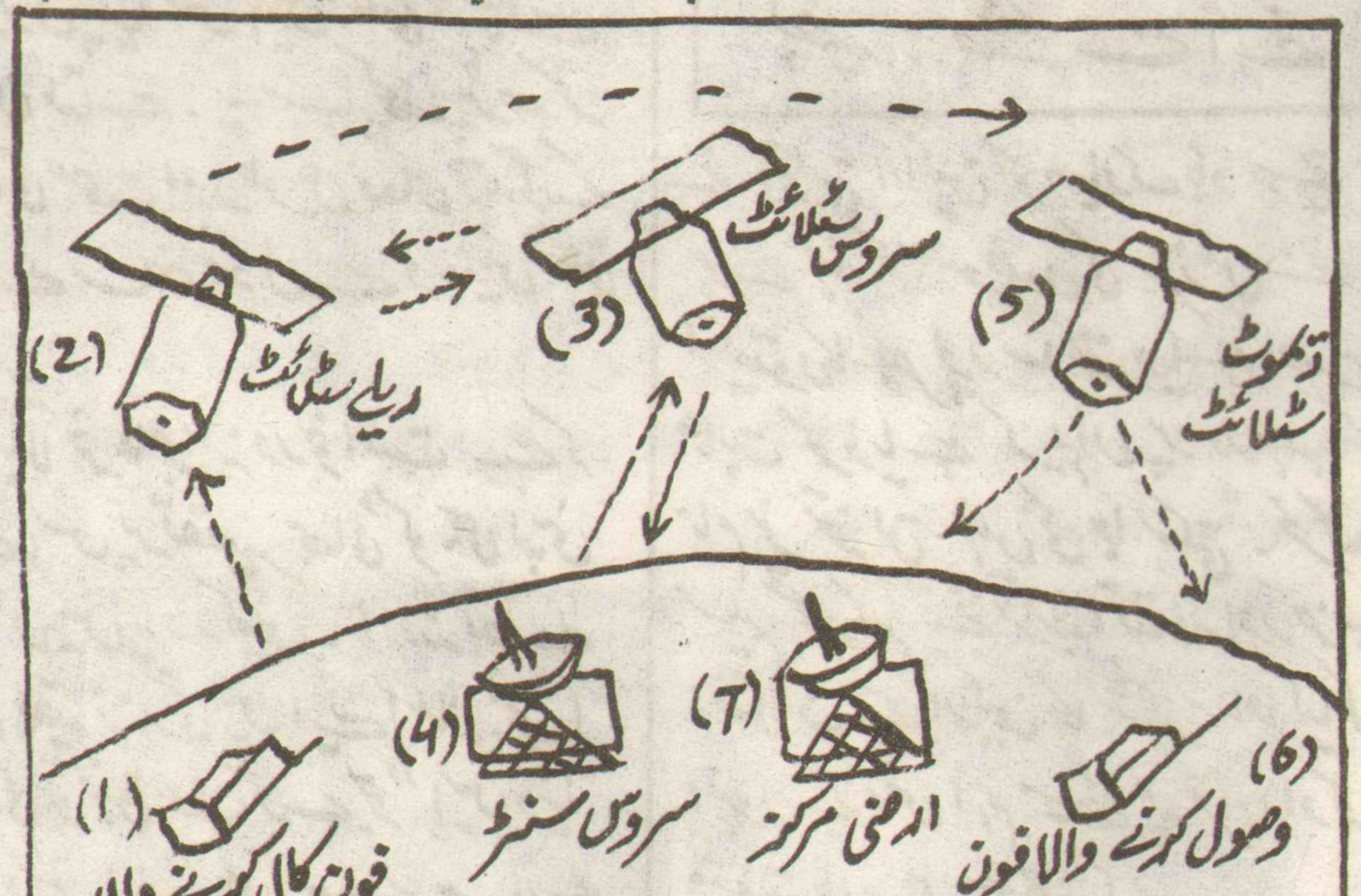

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

اخبار نویسی کے علاوہ ایک علم ہے۔ اس میں بعض کیفیتوں اور جذبات کا ذکر ہوتا ہے۔ مثلاً محبت پر جب مضمون لکھا جائے گا تو اس کی کیفیت اور حقیقت بیان کرنی ہوگی۔ اسی میں ان امور پر بحث ہوگی۔ جو محبت کے اثر کو قوی بناتے ہیں اور پھر اس کے نتائج کو بیان کرنا ہوگا اسی طرح اگر نفرت پر لکھنا ہے تو اس کی ساری کیفیت کا ایک نقشہ کھینچ کر سامنے رکھ دیا جائے۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

ہو چکا ہے اور اس عرصے میں سعودی عرب نے پی ایل او کو کوئی رقم ادا نہیں کی اس لئے اسے ایک بھاری نقصان سمجھتے ہوئے پی ایل او سعودی عرب سے اپنے تعلقات کو جلد از جلد بہتر بنانے کی کوشش میں مصروف ہے اور اس کے لئے اعلیٰ سطحی ملاقاتیں ضروری ہیں۔ ہو سکتا ہے کچھ دیر کے بعد یاسر عرفات کو سعودی عرب آنے کی اجازت مل جائے اور وہ شاہ فہد سے بات کر کے اپنے اس الاؤنس کو دوبارہ جاری کروالیں۔

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھا جائے

سندھ اسمبلی کی متفقہ قرارداد

سندھ صوبائی اسمبلی نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے کالم کے اضافے کے خلاف اقلیتی رکن سلیم کھوکھر کی ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی۔ قرارداد میں وفاقی حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا کالم نہ رکھا جائے کیونکہ اس سے ملک میں فرقہ واریت کو فروغ حاصل ہوگا۔ تحریک کے حق میں عبدالغنی، درس میر حسن کھوسو عبدالخالق جمعہ اور ہوشنگ بھروچہ نے بھی دلائل دیئے۔ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہونے پر سپیکر مظہر الحق

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب خالد۔ لاہور سے لکھتے ہیں:

میری دلی تمنا ہے۔ کہ میں حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام بیت الفضل لندن کی قومی اور ملی خدمات پر ایک مقالہ تحریر کروں۔ محترم خانصاحب سن ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۲ء تک لندن میں قیام پذیر رہے۔ اور کئی انگریز مرد و خواتین نے ان کے ذریعہ دین حق قبول کیا۔ اسی دوران تینوں راؤنڈ ٹیبل کانفرنسیں وہاں منعقد ہوئیں۔ اس زمانے میں بھی بیت الفضل لندن ایک فعال مرکز تھا۔ اور تمام لیڈران کرام وہاں آتے تھے۔ میں اپنی طالب علمی کے زمانہ میں ہر جمعہ خانصاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا اور وہ مجھے اپنے خطوں کے جوابات لکھوایا کرتے تھے۔ اس وقت انہوں نے مجھے ایک انگریزی اخبار کا پرچہ بھی دکھایا۔ جس میں ڈاکٹر سر محمد اقبال کے علاوہ خانصاحب بھی نمایاں طور پر تصویر میں نظر آرہے تھے۔ اسی طرح کچھ عرصہ قبل سید امجد علی صاحب نے اپنی یادداشتوں کا سلسلہ جنگ میگزین میں تحریر کیا تھا۔ اس میں ایک سٹیٹ ڈنر کی تصویر میں قائداعظم۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور دیگر زعماء کے ساتھ خانصاحب بھی نمایاں نظر آرہے تھے ایک دفعہ انہوں نے مجھے بتایا کہ اس زمانے میں وہ لندن میں اتنے ایکٹو تھے کہ انگریز اور دیگر وفود انہیں مسلمانوں کے وفد کا ممبر بھی خیال کرتے وہ روٹری کلب کے ممبر تھے اور انگریز لارڈز، ممبران پارلیمنٹ اور پریس کے ساتھ ان کے خصوصی تعلقات تھے انہوں نے حضرت امام ثانی کے نمائندہ کے طور پر وہاں نمایاں کام کیا۔ چنانچہ "کشمیر کی کہانی" میں چوہدری ظہور احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

"صدر محترم (حضرت امام ثانی صدر کشمیر کمیٹی) نے اپنے نمائندہ مقیم لندن خانصاحب مولوی فرزند علی کو مفصل ہدایات بھجوائیں۔ انہوں نے لندن کے تمام بااثر اخبارات کو مسلمانان کشمیر کی حمایت میں آواز اٹھانے پر آمادہ کیا۔ لندن کے مقتدر باوقار جرائد مثلاً "مارننگ پوسٹ"، "سنڈے ٹائمز"، "ڈیلی ٹیلی گراف" وغیرہ نے مظلومین کشمیر کے متعلق ہمدردانہ مضامین شائع کئے۔ اور وزیر اعظم کی فوری برطرفی کا مطالبہ اور نظم و نسق میں اصلاحات کی پورے زور سے تائید کی۔"

ایک دفعہ مولانا غلام رسول مہر نے اپنے اخبار میں لکھا کہ مولانا خان صاحب فرزند علی نے لندن میں بیٹھ کر ہندوستان کی آزادی کے لئے بہت کام کیا ہے۔

چند سال قبل جب لاہور میں میری ملاقات مشہور رائٹر اور محقق ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی سے ہوئی تو انہوں نے بھی اپنے زمانہ طالب علمی کے دوران قیام لندن کے سلسلہ میں خانصاحب کے مربیانہ سلوک کا ذکر فرمایا تھا۔

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب سے خانصاحب کے گہرے اور دوستانہ تعلقات تھے۔ چنانچہ جب بھی چوہدری صاحب ربوہ تشریف لاتے تو اپنے دوست سے ملنے ان کے گھر ضرور آتے۔ ہم بھی ان دونوں کی باتیں سننے کے لئے کشاں کشاں ان کے گھر پہنچ جاتے۔ دنیا جہاں کے مسائل۔ یو۔ این۔ او، کشمیر وغیرہ سارے موضوعات پر سیر حاصل گفتگو ہوتی۔ اور چوہدری صاحب بڑے نازک اور گمبھیر مسائل پر ایک دو فقرات میں ایسا تبصرہ فرماتے جو کئی کتابوں اور تقریروں پر بھاری ہوتا۔ مثلاً ایک دفعہ فرمایا "کشمیر کا مسئلہ یو۔ این۔ او میں نہیں بلکہ کشمیر میں حل ہوگا۔" آج سے تقریباً ۳۷ سال پہلے کہی گئی یہ بات آج حقیقت سے کتنا قریب نظر آتی ہے۔

اگر کسی دوست کے پاس حضرت خان صاحب کے قیام لندن کے دوران ملی اور قومی خدمات کے متعلق کچھ حوالہ جات، معلومات ہوں تو خاکسار کو جناب نسیم سیفی صاحب کی معرفت ارسال فرماویں۔ تاکہ میں اپنے مضمون کی تیاری کے سلسلہ میں ان سے استفادہ کر سکوں۔

مکرم مرزا محمد حسین صاحب کراچی سے لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا آپ سے مخاطب نہیں ہو سکا۔ سچ پوچھیں تو آپ کے لئے بے ساختہ دعائیں کی جاتی ہیں۔ جب بھی مطالعہ شروع کرنے کا خیال آتا ہے تو ہمیشہ یہی خواہش ہوتی ہے کہ کسی اور کتاب کو اٹھانے سے پہلے "الفضل" کا مطالعہ کیا جائے۔ اس مبارک جریدہ کا پہلا صفحہ تو مستقل طور پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانوار ملفوظات اور ارشادات کا آئینہ ہوتا ہے۔ دوسرا صفحہ الٹاؤ تو آپ کا اداریہ معارف کے حصول اور ازدیاد ایمان کا موجب بنتا ہے۔ باقی صفحات کے مضامین کا آغاز حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے علمی خزائن سے ہوتا ہے۔ بعدازاں نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر ممالک کے کوائف اور حالات حاضرہ کی اطلاعات معلومات عامہ میں اضافہ کا موجب بنتی ہیں۔ آپ کی "چھوٹی سی بات" بھی فی الحقیقت ایک بہت بڑی بات ہوتی ہے۔ بالآخر سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احباب جماعت کے متعلق متفرق حالات اور درخواست ہائے دعا پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا مکمل روحانی غذا نصیب ہو گئی ہے جب تک میں روزانہ "الفضل" کا مطالعہ نہ کر لوں پیاس نہیں بجھتی نہ قلبی سکون ملتا ہے۔ یہ سب کچھ پڑھ کر آپ کی صحت اور طویل فعال زندگی کے لئے بے ساختہ دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

بالآخر عاجزانہ درخواست ہے کہ اپنے اس پر تقصیر بھائی کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تا اللہ تعالیٰ قلیل بقیہ زندگی میں ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق عطا کرے جو "اس دنیا" اور "اُس دنیا" میں میرے پیارے محسن حقیقی کی رضا کی جنتوں کے حصول کا موجب بنیں۔

محترم مرزا صاحب ایک وقت میں (لمبا عرصہ گذرا) الفضل کے کارکن تھے۔ اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کے مہارت کا لوہا منواتے تھے۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ امریکہ سے لکھتے ہیں۔ کہ یہ عجیب بات ہے کہ جن چیزوں کو ہم بعض اوقات چھوٹی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں وہ اتنے اہم نتائج کی حامل ہو جاتی ہیں۔ کہ اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ اردو زبان کے لحاظ سے آپ دیکھیں کہ ایک نقطہ سب سے چھوٹی چیز ہے۔ حروف تہجی میں جو اشکال لکھی جاتی ہیں ان میں سب سے چھوٹی چیز نقطہ ہے۔ لیکن یہ نقطہ اپنے وجود اور عدم وجود سے ایسی ایسی بوالعجبیاں پیدا کر دیتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ میں گذشتہ دنوں ایک مضمون پڑھ رہا تھا اور اس میں ایک فقرہ بار بار پڑھنے کے باوجود سمجھ نہیں آرہا تھا۔ خاص طور پر اسلئے کہ اس میں ایک لفظ تھا۔ "کیڑا" میں نے تھوڑا سا غور کیا تو پتہ چلا کہ دراصل یہ لفظ ایک نقطے کی عدم موجودگی سے کپڑا سے کیڑا بن گیا۔ اور اسی لئے بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز جو پیدا کی ہے وہ خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اسے چھوٹی سمجھ کر نظر انداز کر دینا درست نہیں۔

صادقہ شمس صاحبہ پروفیسر گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ نے بھی ایک نقطہ ہی کی طرف توجہ دلائی ہے کہ نقطہ کسی حرف کے نیچے یا اوپر ہونے سے جو فرق پڑتا ہے وہ جبر اور خبر سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ "ح" کے اوپر نقطہ ہے تو خبر ہے اور اسی "ح" کے نیچے نقطہ ڈال کر "ج" بنا دی گئی ہے تو وہ جبر ہے۔

ہم اپنے قارئین سے ہمیشہ گذارش کرتے رہتے ہیں کہ وہ الفضل میں کتابت کی غلطیوں کی طرف ہمیں توجہ دلاتے رہیں۔ کیونکہ انتہائی کوشش کے باوجود کتابت میں بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ اور پروف ریڈنگ میں بھی آخر ایک نقطہ پر نظر نہ ٹھہرے تو بات کہاں سے کہاں جا پہنچتی ہے۔ صرف پڑھنے والے دوست اسے محسوس کر سکتے ہیں۔ امید ہے ہمارے قارئین ہم سے تعاون فرماتے رہیں گے۔ "شکریہ"

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

نے اقلیتی اراکین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ صوفیوں کی سرزمین نے اقلیتوں کا بھرپور ساتھ دیا ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہاں پر مذہب کے نام پر تفریق نہیں کی جا سکتی۔ محرک سلیم کھوکھر نے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے اراکین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس اہم مسئلے پر قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کیا۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو (۲) باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہیئے

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں انکی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔
(ادارہ)

حذیفہ شوکت بنت شوکت علی
ربوہ

منصورہ بنت نور احمد علوی
باندی نواب شاہ سندھ

مبارکہ سعید بنت مبارک احمد
نواب شاہ سندھ

حماد احمد ابن چوہدری اعجاز احمد
جھنگ صدر

اعجاز احمد ابن نثار احمد باجوہ
ربوہ

طارق احمد ابن منور احمد
نواب شاہ سندھ

امۃ المنان بنت عبدالسلام معلم
چک ۱۱۷، چھور مغلیاں ضلع شیخوپورہ

طلحہ ناصر ابن ناصر احمد جاوید
کراچی

کنیزہ بنت نصیر احمد وڑائچ
چک 216/E.B. ضلع وہاڑی

نصیب احمد ابن ظفر اللہ
چک ۱۷۲، ضلع لیہ

محمد اسد اللہ ابن عبدالرحمان رند
میر پور خاص سندھ

ملیحہ احمد بنت عبدالوہاب
ربوہ

دانیال احمد داؤد ابن داؤد احمد ناصر
ربوہ

محمد رضا ابن محمد رفیق وڑائچ
چک 216/E.B. ضلع وہاڑی

محب اللہ ابن ملک محمود احمد
چک ۱۳۳ شمالی ضلع سرگودھا

ابراہیم احمد مبرور ابن داؤد احمد ناصر۔
ربوہ

ارسلان منصور ابن منصور احمد
احمد نگر ضلع جھنگ

صفی اللہ ابن اسد اللہ چیمہ
فیصل آباد

طاہر احمد ابن آصف نصیر
چک ۸۷، شمالی ضلع سرگودھا

نائلہ اعجاز بنت اعجاز احمد
مرید کے منڈی ضلع شیخوپورہ

عاطف محمود ابن نصیر احمد
ربوہ

وقار احمد ابن محمد اسلم
حسن پور ضلع خانیوال

اظہر احمد ابن محمود احمد
گوٹھ منور آباد ضلع حیدر آباد

عالیہ محمود بنت محمود احمد
گوٹھ منور آباد ضلع حیدر آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۶۔ نومبر موسمی کیفیت اعتدال پر ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ لانگ مارچ ہو یا شارٹ مارچ جلسے جلوسوں اور ریلیوں کے نام پر غیر جمہوری سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی نے قانون کو ہاتھ میں لے کر جمہوری عمل کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی تو اس کے ہاتھ اور ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پی ڈی اے کے لانگ مارچ کے دوران کسی بھی شخص کو امن عامہ میں خلل ڈالنے اور قانون کو ہاتھ میں لینے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور ایسے عناصر سے سختی سے نمٹا جائے گا۔

○ پی پی پی کی شریک چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک بھر سے لاکھوں افراد لانگ مارچ میں شرکت کریں گے۔ ہمیں روکا گیا تو یہ بھی ہماری اخلاقی فتح ہوگی۔ ورنہ اسلام آباد میں سیاسی فتح ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ لانگ مارچ کا فیصلہ کسی کے اشارے پر نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ عوام کا فیصلہ ہے۔ حکومت نے فوج بلائی تو محاذ آرائی انتہا کو پہنچ جائے گی۔ فوج آئی جے آئی کی نہیں قومی ہے۔

○ حکومت نے لانگ مارچ کے سلسلے میں پورے ملک میں چھاپے مار کر پی ڈی اے کے تین ہزار کارکن گرفتار کر لئے ہیں۔ جبکہ پولیس اور انتظامیہ اکثر شہروں میں مزید گرفتاریوں میں لگی ہوئی ہے۔ کئی صوبائی رہنما بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ حکومت صوبہ سرحد نے صوبہ کی تمام یونیورسٹیاں اور کالجز ۱۶۔ نومبر سے بند کر دیئے ہیں۔ اور تمام ہوسٹل بھی خالی کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے قائد علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ کوئی بھی طاقت لانگ مارچ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ فوج کو سڑکوں پر نہیں لایا جائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ لانگ مارچ ہمارا جمہوری حق ہے یہ پر امن ہوگا۔ حکومت نے پولیس یا فوج کے ذریعے اسے روکنے کی کوشش کی تو نتائج کی ذمہ دار خود ہوگی انہوں نے کہا کہ یہ حکومت غیر قانونی غیر اخلاقی اور انتخابی دھاندلی اور مارشل لاء کی پیداوار ہے۔ اس لئے عوام اسے ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کا رویہ مروجہ پارلیمانی روایات کے مطابق نہیں۔ حکومت کو گرانے کی کوششیں نہ صرف ملک کی اقتصادی بحالی بلکہ خود جمہوریت کے لئے بھی خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں۔

○ این ڈی اے نے لانگ مارچ میں عملی شرکت سے معذوری ظاہر کی ہے۔ لیکن این ڈی اے کی جماعتوں کے کارکنوں کو اس امر کی اجازت دی ہے کہ وہ اپنے طور پر اس میں شرکت کر سکتے ہیں۔

○ این ڈی اے کی چار جماعتوں کے سربراہوں مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی۔ عبدالحفیظ پیرزادہ۔ ملک غلام مصطفےٰ کھر اور مولانا کوثر نیازی نے لانگ مارچ میں عملی شمولیت کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ ایران مسلم ممالک کے معاملات میں مداخلت بند کر دے۔

○ کابل پر حکمت یار کی فوجوں نے زبردست گولہ باری کی۔ شہر پر ۶۰ راکٹ اور گولے پھینکے گئے۔ متعدد افراد ہلاک و زخمی ہو گئے۔

○ سربیا کی فوجوں نے بوسنیا کے شہر بیگھی پر بڑا حملہ کیا ہے۔ حملہ توپ خانہ اور ٹینکوں کی مدد سے کیا گیا ہے بوسنیا کے دیگر کئی شہروں پر بھی حملے کئے گئے جس کے نتیجہ میں بیشتر افراد ناقص غذا کے سبب لاغر ہو چکے ہیں۔ اب غذا اور پینے کا پانی دستیاب نہ ہونے کے باعث ان کی جانیں خطرے میں ہیں۔

○ برطانوی وزیر اعظم جان میجر نے کہا ہے کہ ۱۹۸۹ء میں عراق کو ہتھیاروں کی فروخت کے بارے میں مجھے علم نہیں تھا۔

○ زمبابوے کے وزیر خارجہ نے کہا کہ زمبابوے میں ایران اسلامی بنیاد پرستی سے باز آئے۔ مذہب ذاتی معاملہ ہے۔ معاشرے کو تقسیم کرنے کی ہر کوشش ناکام بنا دی جائے گی۔

○ الجزائر کے وزیر انصاف کو برطرف کر دیا گیا ہے۔

○ جنرل اسمبلی نے غیر ایٹمی ممالک کے تحفظ کے لئے پاکستانی تجاویز منظور کر لیں۔

○ کھٹمنڈو میں ۲۸ ستمبر کو ہونے والے پی آئی اے کی ایئر بس کا حادثہ تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق پائلٹ کی غلطی سے ہوا تھا۔

خواتین متوجہ ہوں

سلائی کٹائی کی کلاسز میں داخلے شروع ہیں۔ مزید معلومات کیلئے

عطیہ اکیڈمی ۲۱/۱۱ دارالصدر جنوبی نزد ریلوے سٹیشن ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴½ بجے ۸½ بجے شام

ضرورت سٹاف

دینی ماحول میں تربیت دینے والے برٹش سٹائل نرسری سکول جس کی کلاسز کا اجراء یکم جنوری ۱۹۹۳ء سے ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔ اپنی درخواستیں ۲۵ نومبر تک ادارہ کے آفس میں پہنچا دیں۔

ٹیچرز	لیڈی	۴ آسامیاں	کم از کم بی اے
آیا (BABY SITTER)	"	۲ "	صحت مند اور کچھ لکھا پڑھا ہونا ضروری ہے
کلرک	"	۱ آسامی	کم از کم میٹرک
ڈرائیور	مرد	۱ "	عمر پچاس سال
مددگار کارکن	"	۱ "	عمر پچاس سال

مینجر الصادق ماڈرن نرسری سکول ۲۲/۴ دارالرحمت شرقی الف ربوہ (نزد اقصیٰ چوک)

فلو کیوریٹو سمیل FLU CURATIVE SMELL

ٹیکے کی طرح زود اثر، عطر کی طرح بے ضرر

صرف سونگھنے سے زکام، نزلہ، کھانسی، گلے کی خرابی، ناک کی بندش انفلوئنزہ اور نمونیہ وغیرہ نظام تنفس RESPIRATORY SYSTEM کی امراض بہت جلد اور بغیر تکلیف کے دور ہو جاتی ہیں۔ ایک شیشی پورے گھر کے لئے کافی ہے۔ قیمت -/۲۰ روپے۔

فلو کیوریٹو سمیل کے ساتھ چھ اور کیوریٹو سمیلز

(۱) برائے بخار (۲) مقوی قلب (۳) برائے نظام ہضم (۴) برائے جسمانی درد (۵) برائے ایمرجنسی (۶) برائے اصلاح مزاج و نفسیات، ملا کر سات کیوریٹو سمیلز کا پرس -/۱۵۰ روپے میں دستیاب ہیں۔

نوٹ: یہ بے ضرر کیوریٹو سمیلز میڈیکل اور نان میڈیکل سبھی کاروباری لوگ ہول سیل اور پرچون میں خرید اور بیچ سکتے ہیں۔ کمیشن معقول، لٹریچر فری۔

موجد راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ / کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ فون ۴۰۶/۴۷۱

خوشخبری

احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ ۶ روپے فی لٹر

گلشن بیکرز نزد ایوان محمود ربوہ

پتہ